باب: 61

علاءالدین خلجی

(1266 - 1316 AD)

علاءالدین کا ایک نام علی اور دوسرا نام گرشاسب بھی بتایا جاتا ہے۔ان کی تاریخِ پیدائش کے لیے قیاس ہے کے یہ سنہ 1266ء کے لگ بھگ ہے۔ والد کا نام شہاب الدین خلجی ہے۔

علاءالدین کو بچپن میں لکھنے پڑھنے کا باقاعدہ موقع نہ مل سکا، لیکن جوانی میں ان کو اسلحہ کے استعمال، شہسواری اور دوسرے کھیلوں کی باقاعدہ ٹریننگ ملی۔ان کی ابتدائی فتوحات سے یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ تیغ زنی اور دوسری مردانہ مشقوں کی ان کو یقیناً پہلے سے بہتریں تربیت ملی ہوگی۔

1290ء سے 1296ء تک ہندوستان پر حکمرانی کرنے والے فیروز شاہ جلال الدین خلجی، علاءالدین کے چچا اور سسر تھے۔ جلال الدین ایک شریف النفس، خداترس اور امن پسند حکمران تھے۔ وہ اپنے وقت کے انتہائی پاکباز مسلمانوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ وہ اپنی رعایا کے ساتھ ایسے سلوک کرتے تھے جیسے کسی خاندان کا ایک باپ۔ جلال الدین کی بادشاہت کی مدت مختصر رہی۔ان کے بعد ہندوستان کی تاریخ کے میدان میں سب سے اہم کردار ان کے جانشین علاءالدین خلجی نے ادا کیا۔

جلال الدین کے دورِ حکومت میں علاءالدین خلجی مختلف عہدوں پر فائز رہے اور کئی جنگی معرکوں میں انہوں نے بھرپور شرکت بھی کی۔

علاءالدین اپنے چچا کے قتل کیے جانے کے بعد 1296ء میں ان کے جانشین ہوئے۔ ان کے تخت سنبھالنے پر عوام کی جانب سے بالعموم خوشی کا اظہار کیا گیا۔ لیکن خود ان کے لیے کئی مسائل درپیش رہے۔ جن میں سے اہم ترین، ملک کے شمال مغرب سے منگولوں کا مستقل خطرہ تھا۔ دوسرا مسئلہ، پنجاب میں گکھڑوں کی موجودگی تھی۔ان کے لیے فکر مندی کا باعث، گجرات کی راجپوت ریاستیں بھی تھیں، جو بہ ظاہر چھوٹی تھیں لیکن بالکل خود مختار تھیں۔ بہار، بنگال اور اڑیسہ میں زیادہ تر ہندو حکمران تھے جو ان کے لیے خطرہ تھے۔ان سب سے ہٹ کر خود جلال الدین کے بیٹے بھی ان کے لیے پریشانی کا ایک سبب تھے۔ یوں اندرونی طور پر، اتحاد اور نظم و نسق کے مسائل بھی ان کے سامنے رہے۔

تخت نشینی سے قبل جنوبی ہند میں دیوگیری کی طاقتور مرہٹہ فوج کے خلاف ان کی حیرت انگیز کامیابی نے انہیں ایک فوجی سالار کی حیثیت سے بہت شہرت دے دی تھی۔ چنانچہ تخت نشینی کے بعد الغ خان اور نصرت خان کے ذریعہ ملتان اور گجرات کی طرف انہوں نے پہلی کاروائی کی اور کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے الپ خان جیسے فوجی جرنلوں کی مدد سے بھی یکے بعد دیگرے کئی فتوحات حاصل کیں۔ 1299ء میں انہوں نے قتلغ خواجہ کو شکست دی۔ 1303ء میں انہوں نے منگولوں کے سب سے خطرناک حملے کو پسپا کیا۔ اسی سال انہوں نے چتوڑ کو بھی فتح کر لیا۔ 1308ء میں انہوں نے سوانا میں کامیابی حاصل کی۔ وہ اپنی صلاحیتوں، تدبیر اور بے مثال قوت کے سبب دیکھتے ہی دیکھتے قرونِ وسطیٰ کے ہندوستان کے عظیم ترین حکمرانوں میں سے ایک ہو گئے۔ ان کے دَور میں سب سے زیادہ خطرناک جنگیں یا تو منگولوں کے خلاف ہوئیں یا پھر راجپوتانہ میں لڑی گئیں۔ ان میں سے اکثر میں علاءالدین، خود بہ نفسِ نفیس بھی موجود رہے۔ وہاں انہوں نے اپنی تنظیمی صلاحیت، حکمت عملی اور فوجی مہارت کا شاندار مظاہرہ کیا۔

علاءالدین خلجی اگرچہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن وہ بے پناہ عقل، فراست اور ذہانت کے مالک تھے۔ وہ فطرتاً سخت مزاج تھے۔ مورخ ان کی طبیعت میں موجود سختی و درشتی کا سبب ان کے علم سے لگاؤ کی کمی کو بتاتے ہیں۔ ان سب سے قطع نظر، وہ ایک سچے مسلمان تھے۔ ان کو اپنے مذہب پر پختا عقیدہ تھا۔ وہ کسی غیر مذہبی بات کے کہے جانے یا سننے کو برداشت نہیں کرتے تھے۔ وہ اپنے ہم عصر بزرگوں سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ انہوں نے ذاتی طور پر شیخ نظام الدین اولیاءؒ سے کبھی ملاقات نہیں کی لیکن وہ شیخؒ کی روحانی قوتوں پر بہت اعتقاد رکھتے تھے۔ ہندوؤں کو برابر کے مواقع نہ دینے کا رحجان کا ہونا تو بالکل فطری امر تھا لیکن ساتھ ہی ایسے کوئی ثبوت بھی نہیں ملتے کہ علاءالدین نے ہندوؤں پر محض ان کے مذہب کے سبب ظلم کیا ہو۔

علاءالدین نے اپنی رعایا کی فلاح و بہبود میں بہت لچسپی لی۔ انہوں نے اپنے عہد میں شراب بندی کے لیے قوانین بنائے۔ پہلے انہوں نے خود شراب ترک کی پھر اوروں کو شراب نوشی اور دوسری منشیات کے لیے منع کیا۔ انہوں نے عام جسم فروشی کو ملک سے ختم کیا اور پیشہ ور عورتوں کو جلد شادی کرنے پر مجبور کیا۔ اسی طرح انہوں نے جادو ٹونہ کرنے والوں کو روکا۔ غرض وہ ایک سماجی مصلح بھی تھے۔

علاءالدین خلجی پر سب سے حاوی جذبہ ان کی حوصلہ مندی تھی۔ وہ سکندر کی فتوحات سے بھی آگے بڑھ جانا چاہتے تھے۔ ایک بات جو یقینی ہے وہ چاہے ان کی فتوحات ہوں یا ان کے تعمیری شاہکار یا ان کی معاشی اصلاحات، علاءالدین خلجی کے ہر کام میں ان کی غیر معمولی حوصلہ مندی جھلکتی ہے۔ ان میں اپنا نام زندۂ جاوید بنا دینے کی خواہش بلاشبہ کار فرما نظر آتی ہے۔

Siddiqui Publications